بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بچوں سے حسنِ سلوک

اللہ تعالیٰ نے جب ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں بھیجا تو اُس وقت بچوں کی حالت اتنی خطرناک تھی کہ اُن کا کوئی پوچھنے والا تھا ہی نہیں۔عرب کے لوگ بچیوں کو تو خاص طور پر زندہ درگور کر دیا کرتے تھے۔اُن حالات میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو بچوں کے لئے بھی رحمت بنا کر بھیجا۔ایک مرتبہ جب ایک بدّو نے نبی کریم ﷺ کو اپنے بچوں سے پیار کرتے اور اُن کو چومتے دیکھا تو اُس نے کہا کہ میرے دس بچے ہیں لیکن میں نے تو اُن سے کبھی اس طرح پیار نہیں کیا۔جب آپ نے یہ سنا تو فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے تمہارے دل سے شفقت اور مہربانی نکال لی ہو تو پھر میں کیا کر سکتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ کی ساری زندگی سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے جو رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْن کا لفظ استعمال فرمایا ہے وہ صحیح معنوں میں بچوں کے متعلق بھی پورا ہوتا ہے کیونکہ بچوں کے حقوق کی حفاظت جس طرح سے نبی کریم ﷺ نے کی ہے اس طرح کسی اور نے نہیں کی۔

آپ ﷺ کے متعلق آتا ہے کہ آپ بچوں کی دوڑیں لگوایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جو سب سے پہلے دوڑ کر مجھ تک پہنچے گا میں اسے انعام دوں گا پھر جب بچے آپ ﷺ تک پہنچتے تو کوئی آپ ﷺ کی پیٹھ پر چڑھ جاتا تھا اور کوئی سینے پر۔آپ اُن کو چومتے اور اُن کو اپنے ساتھ چمٹا لیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ جب نبی کریم ﷺ نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو آپ کی نواسی امامہ بنت ابو العاص آپ کے کاندھے پر تھی۔رسول اللہ ﷺ جب اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے تو اس وقت بھی اُمامہ آپ کے کندھے پر ہی تھی۔حضور نے نماز شروع کی تو رکوع میں جاتے وقت آپ نے امامہ کو کندھے سے اتار کر نیچے بٹھا دیا اور رکوع اور سجدہ سے جب فارغ ہوئے تو آپ ﷺ نے دوبارہ پھر اسے اپنے کندھوں پر بٹھا لیا اور نماز کی ہر رکعت میں ایسے ہی کرتے رہے یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔

ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو حسن اور حسینؓ آ گئے انہوں نے سرخ قمیص پہنے ہوئے تھے اور چلتے ہوئے ٹھوکریں کھا رہے تھے کیونکہ ابھی بہت چھوٹی عمر کے تھے۔رسول کریم ﷺ ان کو دیکھ کر منبر سے اتر آئے اور ان کو اٹھا لیا اور اپنے سامنے بٹھا دیا اور فرمایا اللہ نے سچ فرمایا ہے کہ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لئے فتنہ ہے۔میں نے ان دونوں بچوں کو چلتے اور گرتے دیکھا تو مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اپنی بات کو روک کر ان کو اٹھا لیا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک کپڑا بیچنے والے کے پاس آئے۔آپ ﷺنے اس سے چار درہم میں ایک قمیض خریدی۔جب آپ گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ نے وہ قمیض پہنی ہوئی تھی۔انصار میں سے ایک شخص آیا اور کہا کہ یہ قمیض مجھے پہنا دیں۔اللہ آپ کو جنت کے کپڑے پہنائے۔اس پر آنحضور ﷺ نے وہ قمیض اتاری اور اس کو پہنا دی ، پھر آپ اس دُکاندار کے پاس آئے اور اس سے چار درہم میں ایک اور قمیض خرید لی آپ کے پاس صرف دو درہم رہ گئے۔واپسی پر راستے میںآپ نے ایک لونڈی کو دیکھا جو رو رہی تھی۔آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ وہ کیوں رو رہی ہے؟ اس نے کہا میرے گھر والوں نے مجھے دو درہم دیئے تھے تا کہ میں آٹا خریدوں وہ گم ہو گئے ہیں۔آپؐ نے باقی بچے ہوئے دو درہم اسے دے دیے مگر وہ واپس جاتے ہوئے روئے جا رہی تھی۔آپؐ نے پوچھا کہ اب کیوں رو رہی ہو؟ جبکہ میں نے تمہیں دو درہم دے دیے ہیں۔اس نے کہا مجھے ڈر ہے کہ میرے گھر والے مجھے ماریں گے۔آپ اس کے ساتھ اس کے گھر گئے اور سلام کیا۔گھر والوں نے آپؐ کی آواز پہچان لی۔آپ نے دوبارہ سلام کیا اور پھر تیسری مرتبہ سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا۔آنحضور ﷺ نے ان سے دریافت کیا تم نے پہلی مرتبہ سلام نہ سنا تھا؟ انہوں نے کہاجی ہاں لیکن ہم چاہتے تھے کہ آپؐ ہمیں اور زیادہ سلام کریں۔آپؐ نے فرمایا کہ مجھے اس لونڈی پر ترس آیا کہ تم اسے مارنے نہ لگ جاؤ۔اس پر اس کے مالک نے کہا کہ یہ اللہ کی خاطر آزاد ہے کیوں کہ آپؐ اس کے ساتھ تشریف لائے ہیں۔اس پر آپؐ نے انہیں خیر اور جنت کی بشارت دی اور فرمایا اللہ نے دس درہموں میں کتنی برکت رکھی ہے۔ان سے اللہ نے اپنے نبی کو قمیض پہنا دی اور اس کے ذریعہ سے ایک انصاری شخص کو بھی قمیض پہنا دی اور اس کے ذریعہ سے ایک گردن بھی آزاد کر دی۔اور میں اللہ کی تعریف کر تا ہو ں جس نے اپنی قدرت سے ہمیں یہ رزق عطا فر مایا۔

اب دیکھیں یہ ایک چھوٹا سا واقعہ حسن سلوک کا ہے لیکن اس کے نتیجہ میں جو سبق ہمارے سامنے آتا ہے وہ بہت گہرا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے حسن سلوک کی وجہ سے نہ صرف وہ لونڈی آزاد ہو گئی بلکہ اس کے مالکوں کو بھی جنت اور خیر کی نبی کریم ﷺ کی طرف سے بشارت مل گئی۔

بچوں کے ساتھ ہمارے نبی کریم ﷺ کی شفقت اور محبت کا یہ عالم تھا کہ بعض اوقات ان کی تکلیف دیکھ کر نماز کو بھی مختصر کر دیا کرتے تھے اور فرماتے کہ میں نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہوں اور نماز لمبی کرنا چاہتا ہوں مگر اچانک کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں اور نماز مختصر کر دیتا ہوں کہ اس بچے کا رونا اُس کی والدہ پر گراں ہو گا۔

یہ ہیں مختصر سے نظارے ہمارے پیارے آقا نبی کریم ﷺ کے بچوں سے حسنِ سلوک کے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہم بھی اپنے بچوں کے ساتھ اُسی حسنِ سلوک کا مظاہرہ کرنے والے بنیں جس طرح کا سلوک ہمارے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے بچوں سے کیا اور ہمارے بچے بھی پھر اپنے بچوں سے ایسا حسنِ سلوک کریں تا ایک جنت نظیر معاشرہ قائم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین